



سوال

(186) حج میں زکوٰۃ کا مال دینا درست ہے یا نہیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حج میں زکوٰۃ کا مال دینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید میں ایک مصرف زکوٰۃ کا فی سبیل اللہ ہے، فی سبیل اللہ سے جماد مراد ہے، بعض نے اس کو عام رکھا ہے، روضۃ الندیہ میں ہے: فی سبیل اللہ سے عام مراد ہے، اور صحیح بخاری میں ہے:

((ویذکر عن عابن عباس یعتق من زکوٰۃ مالہ ویعطی فی الحج وقال الحسن ویعطی فی المجاہدین والذی لم یحج۔ ویذکر عن ابی الآس حملنا اللہی ﷺ علی ایل الصدقة للحج انتہی)) اور فتح الباری میں ہے:

((وعن احمد واسحق الحج من سبیل اللہ اخرجہ ابو عبیدہ باسناد صحیح انتہی))

حاصل یہ کہ حدیث ابی الآس اور قول عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن عمر، امام حسن بصری، امام احمد اور امام اسحاق کے نزدیک حج فی سبیل اللہ میں داخل ہے، امام بخاری بھی جواز کے طرف مائل ہیں، کیونکہ اس کے معارض کوئی اثر نہیں لائے، اور حج پر اطلاق جماد صحیح ہے، چنانچہ امام بخاری کتاب الحج میں لائے ہیں:

((وقال عمر شد والرجال فی الحج فانه احد المجاہدین وعن عائشہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین انہا قالت یا رسول اللہ نزی المجاہد افضل العمل افلا تجاہد قال لا لکن افضل المجاہد مبرور)) (نیک محمد مدرس مدرسہ غزنویہ امرتسر) (الاعتصام جلد نمبر ۳ شماره نمبر ۶، ۷ ستمبر ۱۹۵۱ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 7 ص 299-300



محدث فتویٰ